ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154

Volume.7, Issue.1 (2024)
(January-March)

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154

مذہبی آزادی اور انسانی حقوق میں عالمی امن کا کردار: تحقیقی و تجزیاتی جائزہ

Syeda Mahjbeen
Dr. Hafiz Mohsin Zia Qazi
PhD Research Scholar, institute of Islamic studies and sharia, MY University Islamabad, at-Syedamahjbeen25@gmail.com
Director, Institute of Islamic studies and sharia, MY University Islamabad.

Abstract:

No religion in the world teaches violence, insecurity of life and property because all religions teach peace, security, tolerance, love, patience, mercy, justice, moderation, protection of humanity, coexistence and human dignity. Religion and extremism cannot go hand in hand while on the other hand religion, education and peace cannot be separated from each other. This thesis will focus on the role of world peace in religious freedom and human rights. This thesis will explore the deep connection between world peace, religious freedom and human rights, which will bring harmony in this interconnected world. And stress will be evaluated. The research is based on an extensive literature search consisting of scholarly articles, reports and international documents to clarify the multifaceted nature of these concepts and their impact on global harmony. Explores the profound role of world peace as a fundamental pillar for the second part highlights the mutual influence of religious freedom on world peace and human rights. The paper also investigates the impact of international human rights frameworks on promoting world peace and protecting religious freedoms. Religious freedom can counter extremist ideologies by making people aware of their rights and duties. In this regard, the role of religious institutions, schools, colleges and universities is very important and reforming their curriculum is equally important. The role of churches, mosques, temples etc. is also very important. The role of international institutions is important in preventing extremist ideologies by reforming human rights through religious freedom.

Key words: religious freedom, human rights, world peace, security, extremism, international organizations.

دنیا کا کوئی مذہب تشدد، جان و مال کے عدم تحفظ کا درس نہیں دیتا کیونکہ تمام مذاہب نے امن، سلامتی، برداشت، پیار، صبر، رحم، انصاف، اعتدال، انسانیت کے تحفظ، بقائے باہمی اور انسانی وقار کا درس دیا ہے۔ مذہب اور انتہاپسندی ساتھ ساتھ نہیں چل سکتے جبکہ دوسری طرف مذہب، تعلیم اور امن کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ مقالہ مذہبی آزادی اور انسانی حقوق میں عالمی امن کے کردار پر توجہ مرکوز کرے گا۔ اس مقالہ میں عالمی امن، مذہبی آزادی اور انسانی حقوق کے درمیان گہرے تعلق کا پتہ لگایا جائے گا، جس سے اس باہم جڑی ہوئی دنیا میں موجود ہم آہنگی اور تناؤ کا جائزہ لیا جائے گا۔ تحقیق ان تصورات کی کثیر جہتی نوعیت اور عالمی ہم آہنگی پر ان کے اثرات کو واضح کرنے کے لیے علمی مضامین، رپورٹس اور بین الاقوامی دستاویزات پر مشتمل ایک وسیع ادب کی تلاش پر مبنی ہے۔ مقالہ کا پہلا حصہ مذہبی آزادی اور انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے ایک بنیادی ستون کے طور پر عالمی امن کے گہرے کردار کی کھوج کرتا ہے۔ دوسرا حصہ عالمی امن اور انسانی حقوق پر مذہبی آزادی کے باہمی اثر و رسوخ پر روشنی ڈالتا ہے۔ یہ مقالہ عالمی امن کو فروغ

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.7, Issue.1 (2024)
(January-March)

دینے اور مذہبی آزادیوں کے تحفظ پر بین الاقوامی انسانی حقوق کے فریم ورک کے اثرات کی بھی تحقیقات کرتا ہے۔ مذہبی آزادی لوگوں میں ان کے حقوق اور فرائض کے بارے میں بیداری پیدا کر کے انتہاپسندانہ نظریات کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ اس سلسلے میں مذہبی اداروں، اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کا کردار بہت اہم ہے اور ان کے نصاب کی اصلاح بھی اتنی ہی ضروری ہے۔ گرجاگھروں، مساجد، مندروں وغیرہ کا کردار بھی بہت اہمیت کا حامل ہے۔ مذہبی آزادی کے ذریعے انسانی حقوق کی اصلاح کر کے انتہاپسندانہ نظریات کو روکنے میں عالمی اداروں کا کردار اہم ہے۔

کلیدی الفاظ:

مذہبی آزادی، انسانی حقوق، عالمی امن، تحفظ، انتہاپسندی، عالمی ادارے وغیرہ۔

تعارف

یہ ایک معروف حقیقت ہے کہ دنیا کا کوئی مذہب تشدد، جان و مال کے عدم تحفظ کا درس نہیں دیتا جیسا کہ تمام مذاہب نے امن، سلامتی، بردباری، محبت، ایثار، احسان، صبر، رحم، رواداری، انصاف، اعتدال، انسانیت کے تحفظ کا درس دیا ہے۔ بقائے باہمی اور انسانی وقار بنی نوع انسان کی اولین صفات ہیں۔ تمام مذاہب اپنے دور کے مروجہ انتہاپسندانہ نظریات کا پرامن ردعمل رہے ہیں۔ تاہم مذہبی تعلیمات کو پیروکاروں کی نسل کے ساتھ الجھایا نہیں جانا چاہیے۔ یہ ایک عام خیال ہے کہ جتنے زیادہ مذہبی لوگ اتنے ہی زیادہ شدت پسند اور متشدد ہوتے ہیں۔ ابراہیم کلیم کے الفاظ میں:

"The believer on the other end of the spectrum views religious violence as, at best, an oxymoron and, at worst, the mutilation of his religious faith. This believer would contend that violence is not encouraged by religions. Fundamentally, religious beliefs aim to restore the original balance between Creator and created, heaven and earth. When religious groups turn violent, it's usually because certain religious sentiments and teachings have been used to incite conflict in order to further political objectives. Though it does not support it, religion does not condone the use of violence. Secularists can only legitimately criticize religion on the grounds that it lacks efficient mechanisms to safeguard against these kinds of manipulations and abuses."[i]

بڑھتی ہوئی باہمی ربط اور تنوع سے بھرپور دنیا میں، عالمی امن، مذہبی آزادی، اور انسانی حقوق کا حصول عالمی ہم آہنگی اور بقائے باہمی کو فروغ دینے کے لیے ایک اہم ضرورت کے طور پر ابھرتا ہے۔ اسکالرز اور پالیسی ساز یکساں طور پر ان تین ستونوں کے درمیان اندرونی روابط کو تسلیم کرتے ہیں، اور ان میں سے ہر ایک کے دوسرے پر گہرے اثرات کو تسلیم کرتے ہیں۔ جیسا کہ فلسفی اور انسانی حقوق کے وکیل ایلی ویزل نے ایک بار زور دے کر کہا:

"یادداشت کے بغیر، کوئی ثقافت نہیں ہے۔ یادداشت کے بغیر، کوئی تہذیب، کوئی معاشرہ، کوئی مستقبل نہیں ہوگا۔"[ii]

یہ جذبہ عالمی امن، مذہبی آزادی، اور انسانی حقوق کی باہم مربوط نوعیت کی نشاندہی کرتا ہے، اجتماعی یادداشت کو محفوظ رکھنے اور ایک ایسے ماحول کو فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیتا ہے جہاں متنوع عقائد اور انفرادی حقوق پروان چڑھ سکیں۔ امن اور مذہبی آزادی کا باہمی تعلق دہائیوں سے علمی تحقیق کا موضوع رہا ہے۔

"حقیقی امن سماجی انصاف اور مساوات کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے تشدد کی عدم موجودگی سے زیادہ پر محیط ہے۔"[iii]

"مذہبی آزادی کا تحفظ لازم و ملزوم ہو جاتا ہے، کیونکہ ایسے معاشرے جو متنوع مذہبی عقائد کا احترام کرتے ہیں اور ان کو ایڈجسٹ کرتے ہیں اکثر نچلی سطح کے تنازعات کا سامنا کرتے ہیں۔"[iv]

مذہبی آزادی اور انسانی حقوق کے درمیان باہمی تعلق بھی اتنا ہی اہم ہے۔ مذہبی آزادی معاشرے کے انسانی حقوق کے ماحول کی مجموعی صحت کے لیے لٹمس ٹیسٹ کے طور پر کام کرتی ہے۔ جو قومیں مذہبی آزادیوں کی ضمانت دیتی ہیں وہ دوسرے بنیادی حقوق کو برقرار رکھنے کا زیادہ امکان رکھتی ہیں، جس سے ایک ایسا ماحول پیدا ہوتا ہے جہاں افراد ظلم و ستم کے خوف کے بغیر اپنے عقائد کا اظہار کر سکیں۔ تاہم، یہ تعلق پیچیدگیوں کے بغیر نہیں ہے، کیونکہ تناؤ پیدا ہو سکتا ہے جب مذہبی عقائد انسانی حقوق کے کچھ اصولوں سے ٹکرائیں، جس کے لیے نازک توازن کی ضرورت ہوتی ہے۔ بین الاقوامی سطح پر، انسانی حقوق کے فریم ورک عالمی امن اور مذہبی آزادی سے متعلق گفتگو کو تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ 1948 میں اقوام متحدہ کے ذریعہ اپنایا گیا انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ انفرادی آزادیوں کے تحفظ کے لیے ایک عالمی معیار قائم کرتا ہے، جس میں سوچ، ضمیر

اور مذہب کی آزادی کا حق بھی شامل ہے۔اس کے بعد کے معاہدوں نے ان اصولوں کی مزید وضاحت کی ہے، جو ایک ایسا فریم ورک بنانے کی کوشش کرتے ہیں جو عالمی سطح پر مذہبی آزادی اور وسیع تر انسانی حقوق دونوں کی حفاظت کرے۔

تحقیق کے مقاصد

اس تحقیق کا مقصد عالمی امن، مذہبی آزادی، اور انسانی حقوق کے درمیان باہمی روابط کی تحقیقات اور تجزیہ کرنا، یہ سمجھنے کی کوشش کرنا کہ یہ تصورات عالمی تناظر میں ایک دوسرے پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں اور ان کی تشکیل کرتے ہیں۔پرامن معاشروں اور مذہبی آزادی اور انسانی حقوق کے تحفظ کے درمیان مثبت تعلق کو ظاہر کرنے کے لیے تاریخی اور عصری مثالوں کی چھان بین کرنا۔ایسے طریقہ کار کی نشاندہی کرنا جن کے ذریعے امن ان بنیادی پہلوؤں کے پھلنے پھولنے میں معاون ہو۔ان طریقوں کی چھان بین کرنا جن میں مذہبی آزادی کی پہچان اور تحفظ سماجی ہم آہنگی اور وسیع تر انسانی حقوق کے فروغ میں معاون ہے۔ایسی مثالوں کی نشاندہی کرنا جہاں مذہبی عقائد اور انسانی حقوق کے درمیان تناؤ عالمی امن کے لیے چیلنج بن سکتا ہو۔

مذہبی آزادی میں عالمی امن کا کردار

مذہبی آزادی کو فروغ دینے میں عالمی امن کا کردار عالمی ہم آہنگی کا ایک متحرک اور پیچیدہ پہلو ہے۔پرامن ماحول متنوع مذہبی عقائد کے اظہار اور تحفظ کے لیے ضروری بنیاد فراہم کرتا ہے۔تاریخی اور عصری مثالیں امن اور مذہبی آزادی کے درمیان مثبت تعلق کو واضح کرتی ہیں، ایک ایسے معاشرے کی پرورش میں سکون کے اہم کردار پر زور دیتے ہیں جہاں افراد ظلم وستم کے خوف کے بغیر اپنے عقیدے پر عمل کر سکیں۔

"امن اور مذہبی آزادی کے درمیان تعامل کی ایک تاریخی مثال 1648 میں ویسٹ فیلیا کے امن کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔اس معاہدے نے تیس سالہ جنگ کے خاتمے کی نشاندہی کی، یہ تنازع بنیادی طور پر مذہبی کشیدگی میں جڑا ہوا تھا۔ مخصوص خطوں میں مذہبی تکثیریت کی اس پہچان نے متنوع مذہبی برادریوں کے زیادہ پرامن بقائے باہمی میں اہم کردار ادا کیا۔"[۷]

مذہبی آزادی کو برقرار رکھنے میں امن کے اہم کردار پر مزید زور دیتی ہیں۔ مستحکم سیاسی ماحول اور تنازعات کی کم سطح والی قومیں اکثر متنوع مذہبی طریقوں کے لیے زیادہ رواداری کا مظاہرہ کرتی ہیں۔مثال کے طور پر، کینیڈا اور سویڈن جیسے ممالک، جو امن اور سماجی ہم آہنگی پر زور دینے کے لیے جانا جاتے ہیں، مذہبی آزادی کے تحفظ کے لیے مضبوط قانونی فریم ورک رکھتے ہیں۔ بین الاقوامی تنظیمیں بھی امن اور مذہبی آزادی کے درمیان تعلق کو تسلیم کرتی ہیں۔انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ اپنے آرٹیکل 18 میں فکر، ضمیر اور مذہب کی آزادی کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔یہ دستاویزات اس عالمی اعتراف کو اجاگر کرتی ہیں کہ امن اور مذہبی آزادی معاشروں کی بھلائی کے لیے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے عناصر ہیں۔اگرچہ امن اور مذہبی آزادی کے درمیان تعلق عام طور پر مثبت ہے، لیکن چیلنجز بدستور موجود ہیں۔مذہبی اختلافات کی وجہ سے تنازعات کے واقعات عالمی سطح پر مذہبی حقوق کے تحفظ کے لیے ایک شرط کے طور پر امن کو فروغ دینے کے لیے مسلسل کوششوں کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔اس لیے عالمی امن کے لیے کوشش کرنا نہ صرف اپنے آپ میں ایک مقصد بن جاتا ہے بلکہ عالمی سطح پر مذہبی آزادی کے بنیادی انسانی حق کو محفوظ بنانے کا ذریعہ بھی بن جاتا ہے۔

مذہبی آزادی میں عالمی امن کے کردار کی ایک پُرجوش مثال مذہبی تنوع والے خطوں میں پیدا ہونے والے تنازعات کے نتیجے میں دیکھی جا سکتی ہے۔ بلقان(Balkans)، 1990 کی دہائی میں نسلی اور مذہبی تنازعات کی وجہ سے پھٹا ہوا، ایک واضح مثال کے طور پر کام کرتا ہے۔ڈیٹن معاہدہ(Dayton Agreement) جس نے 1995 میں بوسنیا کی جنگ(Bosnian War) کا خاتمہ کیا تھا اس کا مقصد خطے میں امن اور استحکام کو بحال کرنا تھا۔معاہدے کے ایک حصے میں مذہبی آزادی کی اہمیت کو تسلیم کرنا اور مختلف مذہبی برادریوں کے حقوق کا تحفظ شامل تھا، یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ امن اندرونی طور پر متنوع مذہبی گروہوں کے ساتھ رہنے کی صلاحیت سے منسلک ہے۔بوسنیا اور ہرزیگوینا(Herzegovina) میں تنازعات کے بعد کی مفاہمت کی کوششیں اس تسلیم کی عکاسی کرتی ہیں کہ دیرپا امن کے لیے مذہبی تنوع کے تحفظ کی ضرورت ہے۔استحکام کو برقرار رکھنے اور مذہبی آزادی کے لیے سازگار ماحول بنانے میں امن مشن کے کردار کو زیادہ نہیں سمجھا جا سکتا۔اقوام متحدہ کی امن کی کارروائیوں میں اکثر مذہبی اقلیتوں سمیت کمزور آبادیوں کو ظلم وستم اور تشدد سے بچانے کے لیے مینڈیٹ شامل ہوتے ہیں۔ یہ مشن بین الاقوامی برادری کے اس اعتراف کو ظاہر کرتے ہیں کہ :

"مذہبی آزادی کے حق سمیت بنیادی انسانی حقوق کو برقرار رکھنے کے لیے امن کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ امن اور مذہبی آزادی کے درمیان تعلق یک طرفہ نہیں ہے۔ اگرچہ امن مذہبی آزادی کو فروغ دیتا ہے، لیکن اس کے برعکس بھی سچ ہے: مذہبی آزادی امن قائم کرنے کی کوششوں میں حصہ ڈال سکتی ہے۔ وہ معاشرے جو مذہبی آزادی کی حفاظت کرتے ہیں ان میں سیاسی استحکام کا زیادہ امکان ہوتا ہے اور ان میں پر تشدد تنازعات کی افزائش کا امکان کم ہوتا ہے۔ لہذا، یہ ایک باہمی تعلق بن جاتا ہے جہاں مذہبی آزادی کا تحفظ دیرپا امن کی تعمیر اور اسے برقرار رکھنے کا ایک لازمی حصہ بن جاتا ہے۔"[vi]

معاشی استحکام اور خوشحالی کا امن سے گہرا تعلق ہے اور یہ تعلق مذہبی حقوق کے تحفظ کے لیے مضمرات رکھتا ہے۔ ترقی پذیر معیشتوں والی قومیں اکثر سماجی بدامنی کی نچلی سطح کا تجربہ کرتی ہیں، جو ایک ایسے ماحول میں حصہ ڈالتی ہیں جہاں مذہبی کمیونٹیز ہم آہنگی کے ساتھ رہ سکیں۔ اس اقتصادی امن منافع کی مثال سنگاپور جیسے ممالک میں ملتی ہے، جہاں معاشی کامیابی مذہبی ہم آہنگی اور رواداری کے عزم کے ساتھ ہوتی ہے۔ معاشی بہبود، امن، اور مذہبی آزادی کے درمیان تعلق ایک دوسرے پر اثر انداز ہونے والے عوامل کے پیچیدہ جال کو نمایاں کرتا ہے۔"امن اور مذہبی رواداری کے فروغ میں تعلیم کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے۔ تعلیمی نظام جو شمولیت، تنوع اور افہام و تفہیم پر زور دیتے ہیں مذہبی اختلافات کے احترام کی ثقافت پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ وہ ممالک جو رواداری اور بین المذاہب مکالمے پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے تعلیم میں سرمایہ کاری کرتے ہیں اکثر مذہبی تناؤ میں کمی کے معاملے میں مثبت نتائج دیکھتے ہیں۔ تعلیم نہ صرف علم کی ترسیل کے لیے بلکہ ایک ایسی ذہنیت کو پروان چڑھانے کا بھی ایک ذریعہ بنتی ہے جو مذہبی تنوع کو تنازعات کے ذریعہ کی بجائے طاقت کے طور پر اہمیت دیتی ہے۔"[vii]

مذہبی برادریوں کے تاثرات کی تشکیل میں میڈیا اور مواصلات کا اثر امن اور مذہبی آزادی کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ میڈیا کے ذمہ دارانہ طرز عمل جو سنسنی خیزی سے گریز کرتے ہیں اور مختلف مذہبی گروہوں کی درست تصویر کشی کو فروغ دیتے ہیں باہمی افہام و تفہیم کے ماحول میں حصہ ڈالتے ہیں۔ اس کے برعکس، میڈیا جو دقیانوسی تصورات کو برقرار رکھتا ہے اور بداعتمادی کو فروغ دیتا ہے وہ سماجی تناؤ میں حصہ ڈال سکتا ہے۔ رائے عامہ کو متاثر کرنے میں میڈیا کی طاقت کو تسلیم کرنا امن اور مذہبی آزادی کے فروغ میں ذمہ دارانہ رپورٹنگ کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

انسانی حقوق میں عالمی امن کا کردار

انسانی حقوق کے تحفظ اور فروغ میں عالمی امن کا کردار عالمی گورننس کا ایک بنیادی پہلو ہے۔ ایک پر امن دنیا بنیادی انسانی حقوق کے حصول کے لیے ضروری حالات فراہم کرتی ہے، جس میں شہری، سیاسی، اقتصادی، سماجی اور ثقافتی جہتیں شامل ہیں۔ 1948 میں اقوام متحدہ کی طرف سے اپنایا گیا انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ امن اور انسانی حقوق کے درمیان تعلق کو واضح کرتا ہے۔ آرٹیکل 3 اعلان کرتا ہے کہ "ہر ایک کو زندگی، آزادی اور شخصی حفاظت کا حق ہے،"ان بنیادی حقوق کے حصول میں امن کی بنیادی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے .امن اور زندگی کے حق کے درمیان تعلق خاص طور پر تنازعات والے علاقوں میں واضح ہے، جہاں تشدد اور عدم استحکام افراد کی سلامتی اور فلاح و بہبود کے لیے براہ راست خطرات لاحق ہیں۔"بین الاقوامی معاہدوں میں بھی امن اور انسانی حقوق کے باہمی تعلق پر زور دیا گیا ہے۔ شہری اور سیاسی حقوق کا بین الاقوامی معاہدہ اور اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق کا بین الاقوامی معاہدہ، دونوں 1966 میں اپنائے گئے، انسانی حقوق کی وسیع رینج کے تحفظ کے لیے ایک جامع فریم ورک کو واضح کرتے ہیں۔ یہ معاہدات انسانی حقوق کے باہمی انحصار اور ناقابل تقسیم ہونے کو تسلیم کرتے ہیں، اس بات پر روشنی ڈالتے ہیں کہ ایک شعبے میں پیشرفت دوسرے میں پیشرفت پر منحصر ہے۔ عالمی امن کا حصول اور اسے برقرار رکھنا ان بین الاقوامی آلات میں درج حقوق کی تکمیل کے لیے لازمی ہے۔"[viii]

پرامن معاشرے معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق سے لطف اندوز ہونے کے لیے سازگار ماحول فراہم کرتے ہیں۔ مستحکم سیاسی موسم معاشی ترقی میں حصہ ڈالتے ہیں، ایسے حالات کو فروغ دیتے ہیں جو افراد کو تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، اور مناسب معیار زندگی تک رسائی حاصل کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ امن اور سیاسی حقوق کے درمیان تعلق جمہوری امن نظریہ میں واضح ہے، جو یہ بتاتا ہے کہ جمہوریتیں، جن میں اقتدار کی پرامن منتقلی ہوتی ہے، تنازعات میں ملوث ہونے کے امکانات کم ہوتے ہیں۔ انسانی حقوق کے تحفظ میں امن کی اہمیت بین الاقوامی تنظیموں اور امن مشنوں کے کردار سے مزید واضح ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اقوام متحدہ کے امن مشن میں اکثر ایسے مینڈیٹ ہوتے ہیں جن میں تنازعات والے علاقوں میں انسانی حقوق کا تحفظ شامل ہوتا ہے۔ یہ مشن ایک محفوظ ماحول پیدا کرنے کے لیے کام کرتے ہیں جہاں افراد تشدد یا ظلم و ستم کے خوف کے بغیر اپنے حقوق کا استعمال کر سکیں۔"جنگ اور تنازعات کے اوقات میں، افراد اکثر اپنے گھروں سے بھاگنے پر مجبور ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے انسانی حقوق کے بہت سے چیلنجز کا سامنا کرنا

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.7, Issue.1 (2024)
(January-March)

پڑتا ہے۔ پناہ حاصل کرنے کا حق، بین الاقوامی انسانی حقوق کے قانون کا ایک بنیادی پہلو، ایسے حالات میں بہت اہم ہو جاتا ہے۔ تنازعات کی وجہ سے پیدا ہونے والا عدم استحکام نہ صرف زندگیوں کو درہم برہم کرتا ہے بلکہ افراد کے حقوق کے تحفظ کے لیے بھی اہم خطرات کا باعث بنتا ہے، خاص طور پر وہ جو سب سے زیادہ حساس ہیں، جیسے کہ خواتین، بچے اور اقلیتیں۔"[ix]

اقوام متحدہ کے پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) میں بھی امن، ترقی اور انسانی حقوق کے گٹھ جوڑ پر زور دیا گیا ہے۔ مقصد 16 واضح طور پر پرامن اور جامع معاشروں کے فروغ، انصاف تک رسائی، اور موثر اداروں کا مطالبہ کرتا ہے۔ یہ مقصد تسلیم کرتا ہے کہ امن اور حکمرانی سے متعلق مسائل کو حل کیے بغیر انسانی حقوق کے حصول سمیت وسیع تر ترقیاتی ایجنڈا مکمل طور پر حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ امن اور آزادی اظہار کے درمیان تعلق امن اور انسانی حقوق کے درمیان تعلق کی ایک اور اہم جہت ہے۔ پرامن معاشروں میں، افراد سنسر شپ یا انتقامی کارروائی کے خوف کے بغیر اظہار رائے کی آزادی کے اپنے حق کا زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ اس کے برعکس، تنازعات یا سیاسی انتشار کے علاقوں میں، اظہار رائے کی آزادی پر پابندیاں اکثر تیز ہو جاتی ہیں، لوگوں کی اختلاف رائے اور معلومات تک رسائی کی صلاحیت کو محدود کر دیتی ہے۔ اس لیے اس بنیادی انسانی حق کے متحرک استعمال کے لیے امن ایک شرط بن جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل مختلف قراردادوں اور طریقہ کار کے ذریعے عالمی سطح پر انسانی حقوق کے تحفظ اور فروغ میں امن اور استحکام کی اہمیت پر مسلسل زور دیتی ہے۔ مثال کے طور پر، کاروبار اور انسانی حقوق کے رہنما اصول انسانی حقوق کا احترام کرنے والے ذمہ دار کاروباری طرز عمل کو فروغ دینے میں مستحکم ماحول کے کردار کو تسلیم کرتے ہیں۔ عبوری انصاف کے طریقہ کار، جیسے سچائی اور مصالحتی کمیشن، انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے نمٹنے اور تنازعات سے باز آنے والے معاشروں میں امن کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ میکانزم ماضی کے مظالم کے بارے میں سچائی سے پردہ اٹھانے، مجرموں کو جوابدہ ٹھہرانے اور متاثرین کو معاوضہ فراہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ عبوری انصاف کے عمل کا قیام اس اعتراف کی عکاسی کرتا ہے کہ پائیدار امن کے حصول کے لیے تاریخی ناانصافیوں سے نمٹنے اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے لیے جوابدہی کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔

"امن کے فروغ اور انسانی حقوق کے تحفظ میں سول سوسائٹی کا کردار اہم ہے۔ سول سوسائٹی کی تنظیمیں اکثر انسانی حقوق کے وکیل کے طور پر کام کرتی ہیں، حکومتی اقدامات کی نگرانی کرتی ہیں، اور احتساب کو فروغ دیتی ہیں۔ پرامن ماحول میں، سول سوسائٹی زیادہ آزادی سے کام کر سکتی ہے، وکالت، تعلیم اور نچلی سطح پر اقدامات کے ذریعے انسانی حقوق کے تحفظ میں اپنا حصہ ڈال سکتی ہے۔"[x] اس کے برعکس، تنازعات کے علاقوں میں، سول سوسائٹی کی تنظیموں کو بڑھتی ہوئی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، جس سے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو مؤثر طریقے سے حل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ امن اور حق خودارادیت کے درمیان تعلق بھی اہم ہے۔ حق خودارادیت کو شہری اور سیاسی حقوق کے بین الاقوامی میثاق اور اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق کے بین الاقوامی معاہدے میں شامل کیا گیا ہے۔ پرامن حالات کمیونٹیز کو اپنی سیاسی حیثیت کا تعین کرنے، معاشی، سماجی اور ثقافتی ترقی کے حصول اور اپنی قدرتی دولت اور وسائل کو آزادانہ طور پر ضائع کرنے کے اپنے حق کا استعمال کرنے کے لیے ایک سازگار ماحول فراہم کرتے ہیں۔

مثبت امن کا تصور، جو تنازعات کی بنیادی وجوہات کو حل کرنے کے لیے براہ راست تشدد کی عدم موجودگی سے آگے بڑھتا ہے، انسانی حقوق کے فروغ کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ مثبت امن میں ایسے سماجی، اقتصادی اور سیاسی حالات پیدا کرنا شامل ہے جو افراد کی مجموعی فلاح و بہبود میں حصہ ڈالتے ہیں، اس طرح ایک ایسے ماحول کو فروغ دیتے ہیں جہاں انسانی حقوق پروان چڑھ سکتے ہیں۔ IHL، جسے جنگ کے قوانین بھی کہا جاتا ہے، شہریوں اور جنگجوؤں کی حفاظت کے لیے قانونی ڈھانچہ قائم کرتا ہے جو مسلح تصادم کے دوران دشمنی میں مزید حصہ نہیں لے رہے ہیں۔ جنیوا کنونشنز اور ان کے اضافی پروٹوکول بین الاقوامی انسانی قانون کے کلیدی آلات ہیں، جو شہریوں پر مسلح تصادم کے اثرات کو کم کرنے اور جنگ کے اوقات میں بھی ان کے بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔

تحفظ کی ذمہ داری کا اصول (R2P) نسل کشی، جنگی جرائم، نسلی صفائی، اور انسانیت کے خلاف جرائم سمیت بڑے پیمانے پر ہونے والے مظالم کو روکنے اور ان کا جواب دینے کی عالمی ذمہ داری کی نشاندہی کرتا ہے۔ تنازعات کے پرامن حل R2P کے کامیاب نفاذ کے لیے مرکزی حیثیت رکھتے ہیں، کیونکہ یہ تشدد کی بنیادی وجوہات کو حل کرتے ہیں اور انسانی حقوق کے تحفظ میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ R2P کے ساتھ بین الاقوامی برادری کی وابستگی اس تسلیم کو اجاگر کرتی ہے کہ انسانی حقوق کو برقرار رکھنا عالمی امن اور سلامتی کا ایک لازمی جزو ہے۔ امن کے فروغ اور انسانی حقوق کے تحفظ میں تخفیف اسلحہ اور ہتھیاروں پر قابو پانے کی کوششوں کا کردار بھی ضروری ہے۔ ہتھیاروں کا بے قابو پھیلاؤ تنازعات میں اضافے اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو بڑھاتا ہے۔ بین الاقوامی معاہدوں، جیسے ہتھیاروں کی تجارت کا معاہدہ (ATT)، کا مقصد روایتی ہتھیاروں

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
GUMAN
Volume.7, Issue.1 (2024)
(January-March)

کی بین الاقوامی تجارت کو منظم کرنا، شفافیت اور جوابدہی کو فروغ دینا ہے تاکہ ہتھیاروں کو غیر قانونی عناصر کی طرف موڑنے سے روکا جا سکے جو اسے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ تخفیف اسلحہ کے اقدامات، عام طور پر، تشدد میں کمی اور تنازعات کے علاقوں میں شہریوں کے تحفظ میں معاون ہوتے ہیں۔

"تنازعات کی روک تھام اور قیام امن میں علاقائی تنظیموں کی شمولیت بہت ضروری ہے۔ علاقائی ادارے، جیسے کہ افریقی یونین اور یورپی یونین، تنازعات میں ثالثی، امن معاہدوں کو فروغ دینے، اور تنازعات کے بعد تعمیر نو کی کوششوں کی حمایت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ تنظیمیں اکثر انسانی حقوق کے تحفظات کو اپنے قیام امن کے اقدامات میں شامل کرتی ہیں، اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ دیرپا امن علاقائی سطح پر انسانی حقوق کے تحفظ اور فروغ سے جڑا ہوا ہے۔"[xi]

تحقیقی و تجزیاتی جائزہ

"مذہبی آزادی انسانی حقوق کی بنیاد ہے؛ مذہبی کشیدگی کا جواب کبھی بھی مذہب کی پابندی نہیں ہے، بلکہ ایک ایسی ثقافت کو فروغ دینا ہے جو تنوع اور احترام کی قدر کرتی ہے۔"[xii]

عالمی امن، مذہبی آزادی اور انسانی حقوق کے درمیان ایک پیچیدہ تعلق کو تشکیل دیتا ہے۔ تاریخی اور عصری تناظر میں تحقیق سے ایک کثیر جہتی تعامل کا پتہ چلتا ہے جو ان بنیادی تصورات کے باہمی انحصار کو واضح کرتا ہے۔

"امن کے بغیر، انسانی حقوق کی امید بہت کم ہے۔ انسانی حقوق کے بغیر، حقیقی امن نہیں ہے۔"[xiii]

تشدد کی عدم موجودگی سے زیادہ امن پر گالٹونگ (Galtung) کا کام ایک نظریاتی بنیاد فراہم کرتا ہے، جو حقیقی امن کے حصول میں سماجی انصاف کے کردار پر زور دیتا ہے۔ یہ تصور یہ سمجھنے کی منزلیں طے کرتا ہے کہ امن کس طرح مذہبی آزادی اور انسانی حقوق کی افزائش کے لیے ایک اتپریرک کے طور پر کام کرتا ہے۔ تاریخی طور پر، 1648 میں ویسٹ فیلیا (Westphalia) کا امن اس بات کی مثال دیتا ہے کہ کس طرح امن معاہدے مذہبی بقائے باہمی کے لیے ایک فریم ورک قائم کر سکتے ہیں۔ اس معاہدے نے، جس نے تیس سال کی جنگ کا خاتمہ کیا، جس سے حکمرانوں کو اپنے علاقوں کے سرکاری مذہب کا تعین کرنے کی اجازت دی گئی۔ مخصوص خطوں میں مذہبی تکثیریت کے اس اعتراف نے پر امن بقائے باہمی کی بنیاد رکھی، مذہبی تنوع کو فروغ دینے میں امن کی تاریخی اہمیت کو اجاگر کیا۔ "دنیا میں اس وقت تک امن نہیں ہوگا جب تک کہ اس کے رہنما انسانی حقوق، مذہبی آزادی اور ثقافتی تفہیم کی اہمیت کو تسلیم نہیں کرتے۔"[xiv] عصری مثالیں امن، مذہبی آزادی اور انسانی حقوق کے درمیان علامتی حرکیات کو مزید روشن کرتی ہیں۔ کینیڈا اور سویڈن جیسی قومیں، جو امن اور سماجی ہم آہنگی پر زور دینے کے لیے مشہور ہیں، مذہبی آزادی کے تحفظ کے لیے مضبوط قانونی ڈھانچے کی نمائش کرتی ہیں۔ امن اور مذہبی حقوق کے تحفظ کے درمیان مثبت تعلق واضح ہے، یہ تجویز کرتا ہے کہ مستحکم سیاسی ماحول والے معاشروں میں متنوع مذہبی عقائد کا احترام اور ان کی حفاظت کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر، انسانی حقوق کے فریم ورک عالمی امن کو فروغ دینے اور مذہبی آزادیوں کے تحفظ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ انفرادی آزادیوں کے تحفظ کے لیے ایک معیار قائم کرتا ہے، جس میں سوچ، ضمیر اور مذہب کی آزادی کے حق پر زور دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد کے معاہدے، جیسے بین الاقوامی معاہدہ برائے شہری اور سیاسی حقوق اور بین الاقوامی معاہدہ برائے اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق، انسانی حقوق اور امن کے باہمی ربط کو تقویت دیتے ہیں۔

"ایسی دنیا میں جہاں افراد بغیر کسی خوف کے اپنے عقیدے پر عمل کرنے کے لیے آزاد ہوں، حقیقی امن ممکن ہو جاتا ہے۔"[xv]

جنگ کے اوقات میں، زندگی کا حق، ایک بنیادی انسانی حق، کو براہ راست خطرہ لاحق ہوتا ہے، خاص طور پر مسلح تنازعات میں پھنسے ہوئے شہریوں کے لیے۔ مسلح تنازعات بڑے پیمانے پر نقل مکانی کا باعث بنتے ہیں، انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے چیلنجز پیدا کرتے ہیں، بشمول پناہ حاصل کرنے کا حق۔ بین الاقوامی انسانی قانون کے اصول، جنیوا کنونشنز اور ان کے اضافی پروٹوکولز میں شامل ہیں، قانونی فریم ورک فراہم کرتے ہیں جس کا مقصد شہریوں پر مسلح تنازعات کے اثرات کو کم کرنا ہے۔ عبوری انصاف کے طریقہ کار تنازعات کے بعد، انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے نمٹنے اور پائیدار امن کے لیے کردار ادا کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سچائی اور مصالحتی کمیشن، جیسا کہ نسل پرستی کے بعد جنوبی افریقہ میں مشاہدہ کیا گیا ہے، سچائی سے پردہ اٹھانے، مجرموں کو جوابدہ ٹھہرانے اور متاثرین کا ازالہ کرنے کی کوششوں کی مثال دیتے ہیں۔ یہ میکانزم اس اعتراف کی عکاسی کرتے ہیں کہ امن کے حصول کے لیے تاریخی ناانصافیوں کو دور کرنے اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے لیے جوابدہی کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔

"امن کی تلاش ہر فرد کے وقار اور حقوق کو برقرار رکھنے کے ساتھ شروع ہوتی ہے، چاہے اس کا مذہبی یا ثقافتی پس منظر کچھ بھی ہو۔"[xvi]

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.7, Issue.1 (2024)
(January-March)

قیام امن اور انسانی حقوق کی وکالت میں سول سوسائٹی کی شمولیت اہم ہے۔ سول سوسائٹی کی تنظیمیں اکثر واچ ڈاگ کے طور پر کام کرتی ہیں، حکومتی اقدامات کی نگرانی کرتی ہیں اور احتساب کو فروغ دیتی ہیں۔ پرامن ماحول میں، سول سوسائٹی زیادہ آزادی سے کام کر سکتی ہے، وکالت، تعلیم اور نچلی سطح پر اقدامات کے ذریعے انسانی حقوق کے تحفظ میں اپنا حصہ ڈال سکتی ہے۔

"امن ایک روزانہ، ایک ہفتہ وار، ایک ماہانہ عمل ہے، آہستہ آہستہ رائے بدلنا، آہستہ آہستہ پرانی رکاوٹوں کو ختم کرنا، خاموشی سے نئے ڈھانچے کی تعمیر۔"xvii

"پرامن دنیا میں رہنے کے لیے، ہمیں اپنے ساتھ امن میں رہنا چاہیے۔ انسانی حقوق کے حصول کے لیے ہمیں دوسروں میں انسانیت کو پہچاننا چاہیے۔"xviii

انسانی حقوق کے اصولوں کو برقرار رکھنے اور امن قائم کرنے کی کوششیں متنوع برادریوں کی ضروریات اور حقوق کو پورا کرنے کے لیے سول سوسائٹی کا کردار لازمی ہے۔ تخفیف اسلحہ کی کوششیں اور ہتھیاروں پر کنٹرول تنازعات میں اضافے کے امکانات کو کم سے کم کر کے انسانی حقوق کے تحفظ میں معاون ہے۔ بین الاقوامی معاہدوں جیسا کہ ہتھیاروں کی تجارت کے معاہدے کا مقصد روایتی ہتھیاروں کی بین الاقوامی تجارت کو منظم کرنا ہے، ہتھیاروں کو غیر قانونی عناصر کی طرف موڑنے سے روکنا ہے جو انہیں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ اس طرح تخفیف اسلحہ کے اقدامات ان ذرائع کو کم کر کے انسانی حقوق کے تحفظ میں ایک حفاظتی کردار ادا کرتے ہیں جن کے ذریعے تنازعات مظالم کا باعث بنتے ہیں۔

انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے کی تمہید کی ابتدائی سطریں یہ کہتی ہیں:

"انسانی خاندان کے تمام افراد کے موروثی وقار اور مساوی اور ناقابل تنسیخ حقوق کی پہچان دنیا میں آزادی، انصاف اور امن کی بنیاد ہے۔"xix

مذہب یا عقیدے کی بنیاد پر ہر قسم کی عدم برداشت اور امتیازی سلوک کے خاتمے سے متعلق اقوام متحدہ کے اعلامیے کی تمہید کچھ ایسا ہی کہتی ہے:

"انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کی بے توقیری اور خلاف ورزی، خاص طور پر آزادی فکر، ضمیر، مذہب یا کسی بھی عقیدے کی آزادی، نے انسانوں کے لیے براہ راست یا بالواسطہ جنگیں اور عظیم مصائب کا سامنا کیا ہے۔ مذہب اور عقیدے کی آزادی کو عالمی امن، سماجی انصاف اور لوگوں کے درمیان دوستی کے مقاصد کے حصول میں کردار ادا کرنا چاہیے۔"xx

عام طور پر انسانی حقوق اور خاص طور پر ضمیر، مذہب یا عقیدے کے حق کو واضح طور پر قانونی طور پر نافذ کیے جانے والے حقوق اور تحفظات کے ایک سیٹ کے طور پر ڈیزائن کیا گیا تھا جو ہٹلر اور اس کے فاشسٹ اتحادیوں سے وابستہ مطلق العنان حکومت کے دوبارہ ظہور اور صوابدیدی طاقت کے استعمال کو روکنے کے قابل تھے۔ جو بیسویں صدی کے وسط کی "جنگوں اور عظیم مصائب" کے بڑے حصے میں ذمہ دار تھے۔

"مذہبی آزادی ہر انسان کا پیدائشی حق ہے؛ یہ صرف چند منتخب لوگوں کے لیے ایک استحقاق نہیں ہے، بلکہ ایک عالمی حق ہے جس کا تحفظ اور برقرار رہنا چاہیے۔"xxi

"انسانی حقوق حکومت کی طرف سے عطا کردہ استحقاق نہیں ہیں۔ یہ ہر انسان کا اس کی انسانیت کی وجہ سے حق ہے۔"xxii

"جب ایک آدمی کے حقوق کو خطرہ لاحق ہو تو ہر آدمی کے حقوق سلب ہو جاتے ہیں۔"xxiii

"عالمی امن نہ صرف ممکن ہے بلکہ ناگزیر ہے جب ہم تقسیم پر بات چیت، جہالت پر سمجھ بوجھ اور تنازعات پر ہمدردی کو ترجیح دیں۔"xxiv

آمرانہ حکومت اور طاقت کے صوابدیدی استعمال کے بارے میں بات کرتے ہوئے، ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہٹلر ویمار آئین کے آرٹیکل 48 ہنگامی آرٹیکل کی طاقت پر اقتدار میں آیا تھا۔ اس نے شہری حقوق کی معطلی کی اجازت دی "تقریباً کوئی حد نہیں،"2 بشمول وسیع سنسرشپ، وسیع پیمانے پر تلاشی اور قبضے، خفیہ اور لامحدود نظربندیاں، قومی سلامتی کو خطرے میں ڈالنے والے مشتبہ افراد پر مقدمہ چلانے کے لیے بے قاعدہ ٹریبونلز کا قیام۔ تمام اپوزیشن کو ڈرانے اور دبانے کے لیے پولیس کی طاقت۔

"ایک ایسی دنیا میں جو تنوع کو اہمیت دیتی ہے، مذہبی آزادی وہ پل ہے جو مختلف عقائد اور عقائد کو جوڑتا ہے، امن اور افہام و تفہیم کے لیے مشترکہ عزم کو فروغ دیتا ہے۔"xxv

"ایک ایسی دنیا جو انسانی حقوق کا احترام کرتی ہے ایک ایسی دنیا ہے جو اپنے تنوع کی خوبصورتی کو پسند کرتی ہے، جہاں ہر فرد عالمی معاشرے کی بھرپور ٹیپسٹری میں حصہ ڈالنے کے لیے آزاد ہے۔"xxvi

"امن کا مطلب تنازعات کی عدم موجودگی نہیں ہے؛ اختلافات ہمیشہ رہیں گے۔ امن کا مطلب ہے ان اختلافات کو پرامن ذرائع سے حل کرنا؛ بات چیت، تعلیم، علم اور انسانی طریقوں سے۔"[xxvii]

"ہماری مشترکہ انسانیت عالمی امن اور انسانی حقوق کے تحفظ دونوں کی بنیاد ہے۔ آیئے ہم تفہیم کے پل بنائیں، تقسیم کی دیواریں نہیں۔"[xxviii]

خلاصہ / نتیجہ

انسانی حقوق، مذہبی آزادی اور امن کے درمیان گہرا تعلق ہے۔ مذہبی آزادی ایک بنیادی انسانی حق ہے جس میں امتیازی سلوک یا ظلم و ستم کے خوف کے بغیر کسی کے مذہب یا عقیدے پر عمل کرنے، اظہار کرنے اور اسے ظاہر کرنے کا حق شامل ہے۔ ایک پرامن دنیا میں مذہبی آزادی کا احترام کرنے اور اسے برقرار رکھنے کا زیادہ امکان ہے۔ تناؤ اور تنازعات اکثر مذہبی اختلافات سے پیدا ہوتے ہیں، اور پرامن ماحول متنوع مذہبی برادریوں کے درمیان مکالمے اور افہام و تفہیم کے لیے ضروری حالات فراہم کر سکتا ہے۔ انسانی حقوق، بشمول مذہبی آزادی، انسانی وقار کے تصور میں شامل ہیں۔ امن کی دنیا ہر فرد کی فطری قدر کو تسلیم کرتی ہے، چاہے اس کے مذہبی عقائد یا پس منظر کچھ بھی ہوں۔ انسانی حقوق سے وابستگی ایسے معاشروں کے قیام میں معاون ہے جہاں افراد اپنے مذہب یا عقائد کی بنیاد پر امتیازی سلوک، تشدد اور جبر سے آزاد رہ سکتے ہیں۔ عالمی امن میں مختلف سطحوں پر تنازعات کی روک تھام اور حل شامل ہے۔ بہت سے تنازعات کی مذہبی جہتیں ہوتی ہیں، اور امن کو فروغ دینے کے لیے ان مسائل کو حل کرنا ضروری ہے۔ تنازعات کی بنیادی وجوہات کو حل کر کے اور پرامن حل کو فروغ دے کر، ہم ایک ایسا ماحول بناتے ہیں جہاں مذہبی آزادی کا احترام اور تحفظ کا زیادہ امکان ہو۔ ایک پرامن دنیا ثقافتی تفہیم اور رواداری کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ اس میں متنوع مذہبی روایات اور عقائد کا احترام شامل ہے۔

جب معاشرے تنوع کو اپناتے ہیں اور بین المذاہب مکالمے کو فروغ دیتے ہیں، تو مذہبی آزادی کے پنپنے کا زیادہ موقع ہوتا ہے، کیونکہ افراد ایک ساتھ رہنا اور اختلافات کی قدر کرنا سیکھتے ہیں۔ عالمی امن کے لیے اکثر بین الاقوامی تعاون اور سفارت کاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ عالمی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے مل کر کام کرنے والی قومیں ایسا ماحول بنا سکتی ہیں جو انسانی حقوق کی قدر کرتی ہے، بشمول مذہبی آزادی۔ بین الاقوامی تنظیمیں اور سفارتی کوششیں ایسی پالیسیوں کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں جو مذہبی اقلیتوں کے تحفظ اور افراد کے اپنے عقیدے پر عمل کرنے کے حقوق کو یقینی بنائیں۔ پرامن معاشروں میں تعلیم اور بیداری کے پروگراموں میں سرمایہ کاری کا زیادہ امکان ہوتا ہے جو مذہبی تنوع کے لیے افہام و تفہیم، رواداری اور احترام کو فروغ دیتے ہیں۔ تعلیم مختلف مذہبی عقائد سے متعلق غلط فہمیوں، دقیانوسی تصورات اور تعصبات کو دور کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے، ایک ایسے ماحول میں حصہ ڈالتی ہے جو مذہبی آزادی کی قدر کرتا ہے۔

کتابیات

1. Akhtar, S:عالمی امن و آتشی میں بین المذاہب مشترکات کا کردار اور اسلامی تعلیمات.(2022).The Role of Interfaith Commonalities and Islamic Teachings in Global Peace and Security. Nuqtah Journal of Theological Studies, 2(2), 65-77.
2. Bielefeldt, H. (2012). Freedom of Religion or Belief—A Human Right under Pressure. Oxford Journal of Law and Religion, 1(1), 15-35.
3. Cave, K.انسانی حق کو ایک حقیقت بنانا- نکائی آپ سب کے لیے.(2013).
4. Hodge, D. R. (2006). Advocating for the forgotten human right: Article 18 of the Universal Declaration of Human Rights–religious freedom. International Social Work, 49(4), 431-443.
5. Kalim, Ibrahim. "Islam and Peace: A Survey of the Sources of Peace in the Islamic Tradition." In Crescent and Dove, Ed. by Qamar al-Huda, States Institute of Peace Press, Washington, DC, 2010 p.3

6. Lau, S.انسانی حقوق کے حوالے سے پاکستان کی کارکردگی-کا جائزہ.(2023).
7. Laycock, D. (1998). Religious freedom and international human rights in the United States today. Emory Int'l L. Rev., 12, 951.
8. Little, D. (2016). Human rights, religious freedom, and peace. BYU L. Rev., 1215.
9. Madni, H. H.بلادِ اسلامیہ میں غیر مسلموں کو مذہبی آزادی اور ان سے حسن سلوک شریعت اور تاریخ کے آئینے میں.(2020).Al-Azṿā, 35(54), 118-134.
10. Parveen, R. P.09جنگ، جہاد اور قتل.(2017).Bayan-ul-Hikmah, 3(3), 139-149.
11. Philpott, D., & Shah, T. S. (2016). In defense of religious freedom: New critics of a beleaguered human right. Journal of Law and Religion, 31(3), 380-395.
12. Riaz, M.اسلام کا طریقۂ ابلاغ اور جدید مذہبی دانشوروں کی آراء، ایک تقابلی جائزہ.(2022).Bayan-ul-Hikmah, 8(8), 01-23.
13. Row, I. D.مساوی مواقع ایکٹ0102-مذہبی استثناء کی اصلاحات.(2023).
14. Russo, C. J. (2015). Religious freedom in education: A fundamental human right. Religion & Education, 42(1), 17-33.
15. Shaheed, A.اعالمی ہ-یہ اتحاد دنیا بھر میں مذہب اور اعتقاد کی آزادی کو فروغ دینے کے عزم کے حوالے سے مشترکہ مؤقف.(2020).
16. Witte, J., & Green, M. C. (2017). Religious freedom, democracy, and international human rights. In Current issues in law and religion (pp. 17-38). Routledge.
17. بشیر احمد رند شازیہ رمضان.(2015).عالمی امن میں اسلام کا کردار..Al-Idah, 30(1), 1-22.
18. پروفیسر ڈاکٹر دوست محمد خان عبدالرحمان.(2015).بنیادی انسانی حقوق کا اسلام اور اقوامِ متحدہ کے عالمی منشور کی روشنی میں تقابلی جائزہ.-Al-Idah, 31(2), 133-144.
19. حافظ حسن مدنی.(2020).بلادِ اسلامیہ میں غیر مسلموں کو مذہبی آزادی اور ان سے حسن سلوک شریعت اور تاریخ کے آئینے میں. Al-Adwa/Al-Azṿā, 35(54).
20. ڈاکٹر پروفیسر محمد اسحاق.(2012).اسلام، انسانی حقوق کا پاسبان..Ma ‘ārif Research Journal, (3), 6-6.
ڈاکٹر دوست محمد خان.(2008).انسانی حقوق کی نئی توجیہات/تاویلات/ تعبیرات.AL-Qalam, 12(12), 121-1

---

[i] Kalim, Ibrahim. "Islam and Peace: A Survey of the Sources of Peace in the Islamic Tradition." In Crescent and Dove, Ed. by Qamar al-Huda, States Institute of Peace Press, Washington, DC, 2010 p.3

[ii] ڈاکٹر دوست محمد خان.(2008).انسانی حقوق کی نئی توجیہات/تاویلات/ تعبیرات..AL-Qalam, 12(12), 121-137.

[iii] ڈاکٹر پروفیسر محمد اسحاق.(2012).اسلام، انسانی حقوق کا پاسبان..Ma ‘ārif Research Journal, (3), 6-6.

[iv] حافظ حسن مدنی.(2020).بلادِ اسلامیہ میں غیر مسلموں کو مذہبی آزادی اور ان سے حسن سلوک شریعت اور تاریخ کے آئینے میں..Al-Adwa/Al-Azṿā, 35(54).

[v] پروفیسر ڈاکٹر دوست محمد خان عبدالرحمان.(2015).بنیادی انسانی حقوق کا اسلام اور اقوامِ متحدہ کے عالمی منشور کی روشنی میں تقابلی جائزہ..Al-Idah, 31(2), 133-144.

[vi] بشیر احمد رند شازیہ رمضان.(2015).عالمی امن میں اسلام کا کردار..Al-Idah, 30(1), 1-22.

[vii] Witte, J., & Green, M. C. (2017). Religious freedom, democracy, and international human rights. In Current issues in law and religion (pp. 17-38). Routledge.

[viii] Shaheed, A.یہ اتحاد دنیا بھر میں مذہب اور اعتقاد کی آزادی کو فروغ دینے کے عزم کے حوالے سے مشترکہ مؤقف-اعالمیہ.(2020).

[ix] Russo, C. J. (2015). Religious freedom in education: A fundamental human right. Religion & Education, 42(1), 17-33.

[x] Row, I. D.مساوی مواقع ایکٹ 0102-مذہبی استثناء کی اصلاحات.(2023).

[xi] Riaz, M.اسلام کا طریقۂ ابلاغ اور جدید مذہبی دانشوروں کی آراء، ایک تقابلی جائزہ.(2022).Bayan-ul-Hikmah, 8(8), 01-23.

[xii] Philpott, D., & Shah, T. S. (2016). In defense of religious freedom: New critics of a beleaguered human right. Journal of Law and Religion, 31(3), 380-395.

[xiii] Parveen, R. P.09جنگ، جہاد اور قتل.(2017).Bayan-ul-Hikmah, 3(3), 139-149.

[xiv] Madni, H. H.بلادِ اسلامیہ میں غیر مسلموں کو مذہبی آزادی اور ان سے حسن سلوک شریعت اور تاریخ کے آئینے میں.(2020).Al-Azẓvā, 35(54), 118-134.

[xv] Little, D. (2016). Human rights, religious freedom, and peace. BYU L. Rev., 1215.

[xvi] Laycock, D. (1998). Religious freedom and international human rights in the United States today. Emory Int'l L. Rev., 12, 951.

[xvii] Lau, S.انسانی حقوق کے حوالے سے پاکستان کی کارکردگی-کا جائزہ.(2023).

[xviii] Hodge, D. R. (2006). Advocating for the forgotten human right: Article 18 of the Universal Declaration of Human Rights–religious freedom. International Social Work, 49(4), 431-443.

[xix] Hodge, D. R. (2006). Advocating for the forgotten human right: Article 18 of the Universal Declaration of Human Rights–religious freedom. International Social Work, 49(4), 431-443.

[xx] Cave, K.انسانی حق کو ایک حقیقت بنانا- نکائی آب سب کے لیے.(2013).

[xxi] Cave, K.انسانی حق کو ایک حقیقت بنانا- نکائی آب سب کے لیے.(2013).

[xxii] Bielefeldt, H. (2012). Freedom of Religion or Belief—A Human Right under Pressure. Oxford Journal of Law and Religion, 1(1), 15-35.

[xxiii] Bielefeldt, H. (2012). Freedom of Religion or Belief—A Human Right under Pressure. Oxford Journal of Law and Religion, 1(1), 15-35.

[xxiv] Akhtar, S:عالمی امن و آتشی میں بین المذاہب مشترکات کا کردار اور اسلامی تعلیمات.(2022).The Role of Interfaith Commonalities and Islamic Teachings in Global Peace and Security. Nuqtah Journal of Theological Studies, 2(2), 65-77.

[xxv] Parveen, R. P.09جنگ، جہاد اور قتل.(2017).Bayan-ul-Hikmah, 3(3), 139-149.

[xxvi] Akhtar, S:عالمی امن و آتشی میں بین المذاہب مشترکات کا کردار اور اسلامی تعلیمات.(2022).The Role of Interfaith Commonalities and Islamic Teachings in Global Peace and Security. Nuqtah Journal of Theological Studies, 2(2), 65-77.

[xxvii] Lau, S.انسانی حقوق کے حوالے سے پاکستان کی کارکردگی-کا جائزہ.(2023).

Bayan-ul-Hikmah, 8(8), 01-23..اسلام کا طریقۂ ابلاغ اور جدید مذہبی دانشوروں کی آراء، ایک تقابلی جائزہ.(2022). Riaz, M[xxviii]